رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷ — تو پاک باش برادر مدار از کس باک (سعدی) — Registered No. L 77

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۳۰ | قادیان دارالامن والامان - مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء مطابق ۸ شعبان سنہ ۱۳۱۶ھ | جلد ۲

"ٹریکٹ سیریز"

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض اور مختصر تحریریں شایع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحے سے آٹھ صفحے تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شایع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار ڈھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدیا کریں اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہم کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہماری احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو خواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے۔ منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے
بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کر دو اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا؟

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکینگی

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ سینکڑہ کمیشن لی جاویگی۔

۲۔ ریشمی ازاربند۔ پراندے بیج بند وغیرہ۔ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔ ازاربند ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ پراندے ۴ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ بیج بند لے ۱ر روپیہ سے لیکر عہ روپیہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوری جس قسم کے چاہیں ڈالدیے جاوینگے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام۔

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکیگی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں یہ باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر کریں ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و الٰہ بخش علاقہ بند

مالکان احمدیہ ایجنسی

کٹرہ بھاگ سنگھ۔ ہاتھی دروازہ **امرتسر** - پنجاب

www.aaiil.org

صحت سچائی کے طلبگارو! اسکو پڑھو اور ایک دفعہ تجربہ آزماؤ!!!

سچائی کا فیصلہ

اب بھی زمانہ میں ... [illegible]

نوٹ

پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ فرمائشوں کی تعمیل قیمت طلب پارسل سے ہوگی محصول وکمیشن ڈاک بذمہ خریدار ہوگا اسمیں بنام مشتہر مفصلہ ذیل پتہ تامی چاہئیں

سچائی کا امتحان ضروری ہے

نوٹ

درخواست کنندہ کو لازم ہے کہ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو اسکا حوالہ دے غربا خرچ روانگی دوا درخواست کیساتھ روانہ کریں ۔ امراء قیمت اور محصول ڈاک علاوہ

... ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھو اگر استعمال حسب ترکیب فائدہ نہ ہو تو اپنی بیان جلتی ہی قیمت واپس لو یہ کام تو سچائی کا ہے

[illegible]

[illegible]

دوائی ہاضمہ

بدہضمی ۔ درد شکم ۔ ڈکار ۔ نفخ ۔ اسہال کٹھے ڈکار ۔ ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ ... جو کسی کو دیوے گا ... غربا کو بتصدیق کسی معزز کے ... خرچ روانگی مفت

خارش کی حکمی دوائی

تین دن کے لگانے سے فائدہ کلی حاصل ہوتا ہے اور اسکے جادو نما اثر کو تصدیق کرنا چاہئے قیمت فی پڑیہ ... اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کے ... خرچ روانگی پر مفت

اعجاز مسیحی

... نقصانات ... کی کمزوری ... [illegible]

دوائی آتشک

... دوائی اس شدید مرض کو ... [illegible] ... قیمت ...

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد ۔ دھند ۔ غبار ۔ تاریکی چشم ۔ ضعف بصر ۔ سرخی ۔ پھولا ۔ موتیا بند کو اکسیر ہے ۔ چھ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے ۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی قیمت فی تولہ ... الحاصل ... ہمارے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ ...

سفوف و مرہم آتشک

اصلاح زخم کے واسطے تین پڑیاں کہ زخم پہلے دن خشک ۔ اور تین دن میں بالکل علاج ... قیمت فی پڑیہ آٹھ آنے غربا کو بتصدیق کسی معزز کے ... خرچ روانگی پر مفت

عصائے پیری

... اور ہجران کو مفید ۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی ... زندگانی ... کی ضرورت نہیں تجربہ شاہد کافی ہے ۔ قیمت تین روپے

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف نسخہ ہے ۔ سالہا سال کے بگڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں ۔ قیمت صرف پانچ روپیہ

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے ۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دفعہ ہو جاتا ہے ۔ حقیقت اسم باسمیٰ ہے قیمت چھ خوراک ... روپیہ

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں جنمی یا ریحی درد ہو فی الفور ایکگولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی گولی ... فی درجن ایک روپیہ

نسوار

[illegible]

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ جلدی حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں سوزش اور ٹیس پہلے دن بند ۔ اور ... دن میں فائدہ کلی ہو جاتا ہے ۔ قیمت ...

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے ... خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں ساتھ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ اسکو اکسیر کہنا بجا ہوگا ۔ قیمت تین روپیہ

دوائی ...

[illegible]

المشتہر ملک غلام احمد بمکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

دلچسپ چٹھیاں

نمبر ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

(۱) [illegible] آدم علیہ السلام ہی کے وقت دنیا کا آغاز ہوا یا پیشتر سے - اور اگر پہلے سے ہے تو اُس وقت پر کس قسم کی مخلوق تھی۔

(۲) موافق روایت مشہورہ کہ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں آیا وہ آدمی سات ہزار برس کے اندر گذرے یا اس سے قبل بھی کچھ ظہور میں آئے ہے؟

(۳) جبکہ خدا تعالیٰ علیم و عالم الغیب ہے تو پھر کیا وجہ کہ اُسنے مثل انسان [illegible] کی مانند کہ ناقص العقل اور امور غیب سے ناواقف ہوتے ہیں مختلف اوقات میں مختلف احکام مثل زبور و توریت و انجیل و قرآن شریف کے جو اکثر احکامات میں ایک دوسرے کے خلاف ہیں نازل فرمائے - ایک ایسی کتاب جامع ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہ فرمائی کہ جسکے احکام ہدایت ابدی پر مشتمل ہوتے - اور اسمیں تنسیخ و تبدیل کو دخل نہ ہوتا - جیسا کہ وید ہے مگر بائبل قرآن مجید میں اکثر جگہ ناسخ و منسوخ موجود ہے - اخیر کتاب آسمانی بھی اس نقص سے منزہ و مبرا نہیں۔

(۴) حق سبحانہ و تعالیٰ نے کیوں کلام اللہ کی اکثر سورتوں میں اکثر اشیاء کی قسم کہائی ہے؟ حالانکہ کتب اخلاق میں مندرج ہے کہ جس شخص کا کذب ہوتا ہے وہ اکثر قسمیں جھوٹی کہا کر دوسرے شخص کو یقین دلایا کرتا ہے - پس آپ بتلائیے کہ اُس قادر مطلق کو کیا ضرور تھا کہ جو اُسنے اسقدر قسموں کا بار اپنے ذمہ لیا جس کو عقل سلیم یاد نہیں کر سکتی۔

(۵) سورۂ رحمان میں جو یہ فقرہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ بار بار واقع ہوا ہے مخل فصاحت ہے - جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ کتاب گلستان میں لکھتے ہیں (حکایت) سحبان وائل را در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالی بر سر جمع سخن گفتے که لفظی مکرر نکردے - و اگر همان اتفاق افتادے بعبارت دیگر بگفتے - پس بضرورت [illegible] اسلوب سے سخن سحبان کا مرتبہ [illegible] کلام سے بڑا ہوا ہے - اور مصحف مجید کی فصاحت [illegible] پایہ اعتبار سے [illegible] جاتی ہے -

(۶) بعض تفاسیر میں مرقوم ہے کہ زمانہ سلف میں کل مخلوق کی زبان سریانی تھی - جب سے [illegible] آدمیوں کی مختلف زبانیں منحوس سبب سے ہو گئیں - اور [illegible] زبان عربی [illegible] کو ظہور میں آئی - لہذا زبان عربی بھی منحوس زبانوں کے زمرہ میں شمار ہو گی۔

(۷) بڑے افسوس کی بات ہے کہ پیغمبر آخر الزمان جو خاتم المرسلین اور محبوب رب العالمین کہلاتے تھے - صرف تریسٹھ برس دنیا میں زندہ رہے - اور فقط تیئیس سال ابلاغ رسالت کی - اسقدر مدت قلیل میں مخلوق کیا ہدایت کامل پا سکتی ہے - اور کیا راہ راست تلاش کر سکتی ہے۔ حالانکہ خود حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے - باقی کل فرقے جہنمی ہیں - تو اب غور کیجیئے کہ فقط ایک فرقہ کی نجات خاتم النبیین ہونیکا باعث ہو یا کیا؟

(۸) مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر ہماری شفاعت فرمائینگے - اگر فرقۂ ناجیہ کی شفاعت ہوئی تو محض بے سود ہے - کیونکہ وہ خود مستوجب نعیم بہشت ہیں - اور اگر گنہگاروں کی شفاعت ہوئی تو خلاف عدل داور دادار کے وقوع میں آیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب من! آپ کا خط حضور حضرت مرزا صاحب سنایا گیا - تو آپ نے اُس پر ایک بڑی تقریر فرما کر بیان کیا کہ لوگ آجکل اس منشاء سے بالکل بیخبر ہو گئے ہیں - جنکے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے رہے مثلاً [illegible] اور [illegible] کے [illegible] خلاف خدا [illegible] کرتے ہیں - اور [illegible] صحت چاہتے ہیں - حالانکہ مقتدرانہ دعوے صحت کسی مریض کا ایک دعوے مشرکانہ ہے جو توحید الٰہی سے بالکل دور ہے - ایک سچے انسان کا یہہ کام تو ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے لئے جناب الٰہی میں دعا کرے - اور [illegible] انسان کی نسبت [illegible] کہہ سکتا ہے کہ [illegible] دعا قبول ہو [illegible] اگر اللہ تعالیٰ چاہے [illegible] دعا کی [illegible] اکثر قبول ہوتی ہیں - [illegible] مگر علم الٰہی اور [illegible] کے متعلق ایک مقتدرانہ دعوے اللہ تعالیٰ کو ماننے والا نہیں کر سکتا - پھر مرزا صاحب صحت کلی کا وعدہ اور دعوے کسطرح کریں - ایسے دعاوی تشہیر [illegible] دکانداروں - فرعون صفتوں کا کام ہے -

باقی سوالات کی نسبت فرمایا کہ ایک ایک سوال ایک رسالہ چاہتا ہے - غور کرو صرف ایک بحث سرمہ چشم آریہ میں ہے کسقدر کتاب لکھی گئی - کوئی آریہ یا برہمو یا فلسفی ایک عظیم الشان بات پیش کرے - اور اُسکے فیصلہ کے بعد اپنے باقی سوالات کا جواب اجمالی طور پر کچھ لے تو آسانی سے بحث طے ہو سکتی ہے ورنہ صرف سوال کرتے جانا تو ایک سہل امر ہے - اور اس میں وقت بہت ضایع ہوتا ہے - اور شخصی سوالات کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

خاکسار راقم آپ کی ضیافت طبع کے لئے مختصراً جواب عرض کرتا ہے - اگر پسند آویں تو بہتر ورنہ کالائے بد بریش خاوند۔

سوال اول - دنیا کا آغاز آدم علیہ السلام سے نہیں اور ہرگز نہیں - اللہ تعالیٰ کی مخلوق اُس سے پہلے ہی تھی - آثار صحیحہ میں چند قوموں کا نام بھی لیا ہے - جن - جن - طم - رم

سوال دوم - اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے - مگر حسب ضرورت اور بلحاظ حالات آدمیوں کے شرائع نازل فرماتا ہے - بے ضرورت وقت اور شریعت کا قبل از وقت نازل فرمانا لغو ہوتا ہے - وید کو پیش کرنا غلطی ہے - کیونکہ آریہ کہتے ہیں کہ وید کو نازل ہوئے قریباً دو ارب کا زمانہ ہونیکو ہے مگر آجتک پتہ نہیں لگتا کہ وید کہتا کیا ہے - جب اسکا منشاء ہی کسیکو معلوم نہیں تو اسکا آنا ہی نہ آنے کے برابر ہے - تمام گذشتہ زمانہ سے لیکر آجتک کوئی ظاہر نہیں کر سکا کہ اصل منشاء وید کا کیا ہے دو ارب برس کے بعد دیانند نے چاہا کہ اسکی شرح کریں مگر وہ بھی ناتمام چھوڑ کر دنیا سے چل بسے - اور سناتن دھرم والے اور آریہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اصل مطلب کسی نے سمجھا - گوشت خور اور گوشت خوری کے منکر اور بت پرست اور بت پرستی کے منکر دونوں وید کو پیش کرتے ہیں جس سے طالب حق حیران رہجاتا ہے کہ بات کیا ہے - اصلی اسلامی تعلیم یا سنی شیعہ خوارج کا وہ اختلاف نہیں جو انکے اصول تعلیم میں ہے - قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ موجود نہیں - اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے یا اسکے رسول نے فرمایا ہو کہ فلاں آیۃ موجود فی القرآن منسوخ ہے۔

سوال سوم - اقسام [illegible] پر مفصل بحث - آئینہ کمالات اسلام اور تصدیق میں موجود ہے - ذرا مہربانی فرما کر [illegible]

سوال چہارم۔ اللہ تعالےٰ نبیا اور رسولوں کو ہمیشہ بہیجتا رہا ہے اُن کی تعداد کسی صحیح حدیث اور کسی آیت میں نہیں۔ اور نہ یہہ امر صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار تہے۔ کہاں کہاں اور کب ہوئی۔ یہہ بحث خالی از فائدہ ہے۔

سوال پنجم۔ ابتدا میں کیا زبان تہی۔ ہمارا اپنا عقیدہ یہہ ہے کہ وہ زبان عربی تہی۔ اسپر منن الرحمن لکہا گیا ہے۔ اور یہہ بحث بہت لمبی ہے۔ ہمارا ہرگز خیال نہیں کہ وہ سریانی زبان تہی سریانی زبان سیریا کی زبان ہے۔ اور وہ ایک شہر ہے۔ بگڑی عربی کا۔ مگر یہہ مضمون بہت طول ہے۔ کیونکہ اسیاد عوی ہر ایک شخص رکہتا ہے کہ ہماری مقدس زبان سب السنہ کی اُم ہے۔ انڈو یوروپین اور سامی زبان دونوں کو محققان یوروپ نے پورانا مانا ہے۔ اور اتبک حیران ہیں کہ ام الالسنہ ان دونوں کی کون ہے۔ اور کیا کیا وسائط ہیں جن سے یقین ہو سکتا ہے کہ فلاں زبان ام الالسنہ ہے۔ اس پر ایک کتاب اور بہت سے نقشجات یہاں تیار ہوئے ہیں جنمیں مستحکم دلایل سے دکہایا گیا ہے کہ کسطرح عربی سے لفظ مختلف ملکوں میں گئے ہیں اور اُن میں کیا تغیرات پیدا ہوئے ہیں۔

سوال ششم۔ آریہ افسوس کرتا ہے کہ نبی کریم کی عمر (۶۳ برس) کم ہے اتنے عرصہ میں کیا ہدایت ہوسکتی ہے۔ تعجب العجب العجب!!! وہ گہر میں تو وید پر افسوس نہیں کرتا کہ جسنے دو ارب برس میں کسقدر ہدایت کو پہیلایا۔ آریہ ورت کے شودر ولیش ابتک دیا نند کے ماننے تک محروم ہیں۔ دیا نند نے بہت عمر پائی یا نہ پائی اگر پائی تو کیا محمد الرسول اللہ سے زیادہ مخلوق کو ہدایت یاب کیا یا نہ کیا۔ اگر نکیا تو افسوس ایسے انسان نے کچہہ عمر نہ پائی۔ اگر کیا تو آریہ لوگ ذرا شرم سے بتاویں کہ آریہ وید دونوں کی تعداد کیا ہے۔ اور محمدیوں قرآن دونوں کی تعداد کتنی ہے شرم!

سوال ہفتم۔ فرقہ ناجیہ کی شفاعت۔ ترقی مدارج کے لئے اور فرقہ غیر ناجیہ کی شفاعت کمی عذاب اور کمی زمانہ عذاب کے لئے شفاعت کا ثبوت خود نیچر میں موجود ہے۔ شفاعت کی مثل بعینہ ادویہ کے منافع کی مانند ہے۔ اگر کوئی آریہ کسیطرح سوال کرے کہ امراض کا علاج کرنا غلط ہے۔ کیونکہ ہماری اعمال بد کا نتیجہ ہے۔ پہر جو لوگ اعمال بد کا ارتکاب نہیں کرتے اُنکے لئے تو مرض نہیں اسکا پس دوا اُن کے لئے بے سود ہے۔ اور اگر اعمال بد کے مرتکب ہیں تو اُن کی اگر دوائی کریں تو یہہ سرداور دادار کے عدل کے خلاف ہے پس علم طب باطل ہوا۔ اور آیورویدغلط ہے۔ غور کرو ایک فلسفہ ہے سلیک عکسنہ۔ کہ یہ غور کرے۔ اور یہہ شرم!

سوال ہشتم۔ آپکے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شاعر بہی ہیں۔ کیونکہ طلیق تخلص ہے۔ آپ نے کسی فصیح و بلیغ کو ایک مصرع پر تضمین کرتے سنا یا نہیں سنا۔ اور اس تکرار مصرع پر فصحی و بلغاء کو اعتراض کرتے سنا یا نہیں سنا؟ نیز وید میں اگنی کی ابہاں اور اگنی شبد کا تکرار آپنے نہیں سنا تو کسی وید خواندہ آریہ سے دریافت فرماویں کہ رگ وید میں کسقدر اس لفظ کا تکرار ہے۔ اور یہہ قول سوئی دیچیانل کا جواب نہیں

الحکم۔ جوابات مندرجہ بالا نہایت ہی مختصر طور پر لکہے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک معمولی خط اُس شرح و بسط کا متحمل نہیں ہوسکتا جو ایک رسالہ کو چاہتی ہے۔ چونکہ ان سوالات میں نمبر ۳۔۴۔۵۔ کسیقدر تفصیل طلب ہیں۔ اسلئے ہم ان پر اگلے پرچہ میں سلسلہ وار مبسوط جواب بہی لکہینگے۔ گو مندرجہ بالا جوابات بطور اصول ایک منصف مزاج کے لئے کافی ہیں

(ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل ریف نوٹس

اعلام — امید کی جاتی تہی کہ ۲۲ر دسمبر ۱۸۹۸ء کا "الحکم" اُس ترتیب اور صورت میں بطور نمونہ شایع ہوگا جو ہمارے مخدوم شیخ عطا محمد صاحب سب اوورسیر کی تجویز پر عملدرآمد ہونیکی صورت میں سر دست ممکن ہوسکتی تہی۔ مگر ہماری اتفاقی سفر نے اجازت نہ دی کہ ہم ایسا کرسکیں۔ علاوہ ازیں سال رواں کے اختتام میں صرف ایک ہی ہفتہ رہگیا ہے۔ اور وہ بہی مصروفیت کا کام۔ اسلئے آئندہ سال کا پہلا نمبر ہم موعودہ نمبر کی شکل میں شایع کرینگے۔

ایک ہفتہ کی رخصت — "الحکم" اپنے محتشم ناظرین سے امید کرتا ہے کہ وہ اپنے خادم کو ایک سال کی دماغی محنت اور مصروفیت کے بعد ایک ہفتہ کی فرصت ایام کرسمس میں عطا فرماوینگے۔ تاکہ وہ تازہ دم ہوکر آنے والے سال بہر کی منزل کے لئے کمربستہ ہوجاوے اور اپنے فرض منصبی کو زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتہہ سرانجام دینے کے قابل ہوسکے۔ کیونکہ سال کے اخیر پر مصروفیت بہت بڑہجاتی ہے۔ اور درستی کاغذات و حسابات وغیرہ کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال ۲۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کا الحکم سال رواں کو ایڈیو (الوداع) کہتا ہے۔ اور اس سال کا یہی آخری نمبر سمجہا جاویگا۔ ہم اس ہفتہ کی رخصت اور فرصت کی تلافی میں انشاءاللہ جنوری ۱۸۹۹ء کا پہلا نمبر پڑہنے کے پورے ۱۶ صفحوں پر شایع کرینگے۔ تاکہ وہ کمی پوری ہوجاوے۔

ناظرین سے التماس — ہمارے محتشم ناظرین اولئے زرچندہ کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اخبار کے مالی سال میں سے دو ماہ ختم ہوچکے ہیں۔ یہہ کوئی ضروری بات نہ سمجہی جاوے کہ بار بار کے تقاضاؤں کے بدوں قیمت دینا دانشمندی نہیں ہم کو اپنے معاونین اور دست و بازو قدردانوں سے امید ہے کہ وہ اپنی قدر کے موافق نہ ہماری خدمت و حیثیت کے موافق قدردانی فرمائینگے۔

ہمارا سفر — باوصفیکہ ہم رپورٹ کی انطباع میں حد سے زیادہ مصروف تہے۔ لیکن ایک **دینی خدمت** کے جوش نے ہم کو نہ تو ناظرین اخبار کی شکایتوں کی پرواہ کرنے دی۔ اور نہ دوسرے اہم امور کے سرانجام دہی کا خیال پیدا ہونے دیا۔ اور ان سب باتوں پر مقدم اور ضروری کام وہی سمجہہ میں آیا جسکے لئے ہمنے یہہ سفر کیا۔ دوران قیام امرتسر میں ہم کو ریاست فریدکوٹ کی جلسہ عطائے اختیارات کی حالات معلوم ہوئے۔ اسلئے ہم نے بہی اُن ضرورتوں کو جو اس دینی خدمت سے وابستہ ہیں پیش نظر رکہکر ریاست مذکور میں جانا چاہا چنانچہ آج ہم ریاست کی خاص **راجدہانی** ہی سے یہہ سطریں لکہہ رہے ہیں۔

ہم کو ایک عرصہ سے معلوم تہا کہ ریاست فریدکوٹ میں مسلمانوں کی بدقسمتی یا کمزوری سے اذان کے علی رؤس الاشہاد کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ دیگر جرایم کی طرح یہہ بہی ایک جرم سمجہا جاتا ہے یہیں تک نہیں بلکہ بعض مسجدوں پر گیارہ گیارہ روپے جرمانہ بہی ہوچکا۔ اور بعض بدقسمت مسلمان محض اس جرم میں کہ اُنہوں نے باآواز بلند اللہ اکبر کیوں پکارا معتوب بہی ہوئے بہرحال یہہ حال ہے۔ ہم اسکو نہ تو ابہی مہاراجہ سابق کے تعصب مذہبی کا نتیجہ کہہ سکتے ہیں۔ نہ اہلکاروں کی ہوشیاری اور بیجا پاسداری کا نمونہ۔ کیونکہ ان امور کے اظہار کے لئے ہم دوسرے وقت کو منتظر ہیں۔ فی الحال ہمنے ارادہ کیا ہے کہ پردیسی مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ حال کی خدمت میں جو ۱۶ ردسمبر سے بااختیار کلی فرماں روا ہوئے ہیں اس امر کی درخواست کے لئے حاضر ہوکر وہ اپنے اس حصول اختیار کی تقریب کی دائمی یادگار کے طور پر فریدکوٹ کے غریب مسلمانوں کو اس آزادی روشنی۔ اور تہذیب کے زمانہ میں پوری آزادی سے فرایض مذہبی کے ادا کرنے کی اجازت دیں۔ ہم کو بظاہر تو ایسی ہی امید ہے کہ وہ اپنی غریب رعایا کی دردِ دل کو سنینگے۔ اور اُن سے دعائیں لینگے۔ ہم مفصل مضامین پر

مخمس

برقصیدہ جناب منشی سید شکیل احمد صاحب سہسوانی از خاکسار حافظ سید محمد مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

اللہ اللہ یہہ کیا ظلم کیا جاتا ہے۔ جو ہیں دیندار اُنہیں بے دین کہا جاتا ہے
دل مسلمانوں کا اس غم سے بیٹھا جاتا ہے دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے
قہر ہے ای مرے اللہ یہہ ہوتا کیا ہے؟

جوکہ اسلام کے ہیں صبح و مسا خیر طلب ہر طرح تابع فرمان شہنشاہ عرب
اُن کو کافر یہہ کہیں ہائے ستم! ہائے غضب دیکھتے ہیں جو دکہاتا ہے تو ہم کو یارب
سنتے ہیں تو جو سناتا ہے بس اپنا کیا ہے

مولوی کوئی کہے یا کوئی کچھ نذر کرے لوگ نکلے ہیں اسی دین میں ہین کر جبّے
دین و ایمان سے کیا کام رہے یا نہ رہے فکر بیدینوں کو بس یہہ ہے کہ ہر پہلو سے
مال دنیا کا ملے دولت عقبا کیا ہے؟

اب مخالف ہیں وہی جو نظر آتے تھے رفیق سخت بدخلق ہیں وہ ہم جنہیں سمجھے تھے خلیق
بدلیاقت وہی نکلے ہیں جو بنتے تھے لیئق حایل منزل مقصود ہیں قطاع طریق
نقد ایماں کے تحفظ کا طریقا کیا ہے؟

جو قوی ہے اُسے سمجھے ہیں یہہ نادان ضعیف ہوتا جاتا ہے اسی وجہہ سے ایمان ضعیف
کیوں نہ بیدین کہیں پہر اُسے ہر آن ضعیف مضمحل ملت بیضا ہے مسلمان ضعیف
ملحدوں کی جو بن آئے تو اچنبھا کیا ہے۔

ہائے اس حد کو مسلمانوں کی پہنچی نوبت چھوڑ دی پیروی قول شفیع امت
کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے نہیں کی رحلت شغل یاروں کا ہے تحریف کتاب و سنت
دین جاتا ہے تو جائے اُنہیں پروا کیا ہے

جوکہ بنتے ہیں موحد یہہ اُنہیں کا ہے خیال آکے مُردوں کو جلائیگا مسیح الدجال
اس عقیدہ کے مخالف تو وہ رکھتے ہیں ملال عالم الغیب کے آئینہ ہے تجہہ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشا کیا ہے۔

زندہ گردانتے ہیں حضرت عیسیٰ کو ابہی اللہ اللہ یہہ حق پوشی رہ یہہ بے ادبی
اس عقیدہ سے جو روکے اُسے کہتے ہیں شقی عافیت تنگ ہے بیدینوں سے دیندار بہی
قایم اب تک ہے یہہ دنیا سبب اسکا کیا ہے۔

زندہ عیسیٰ کو بتانے سے فضیلت ہے غرض شیخ بطال میں ہر طرح بطالت ہے غرض
فتوے کفر سے انکی یہی نیت ہے غرض صرف تحصیل زر و مال و وجاہت ہے غرض
اور اس دعوے باطل کا نتیجا کیا ہے

دیکھے اک مومن کامل پہ گواہی جہوٹی زک پہ زک اور اذیت پہ اذیت پائی
باز آیا نہ مگر مولوی بٹالی حوصلہ اُس کا بعینی یہی کہتا ہے ابہی
دیکھتے جائیں ابہی آپنے دیکہا کیا ہے۔

جبکہ قرآن سے ثابت ہے وفات عیسا اور حضرت نے بہی ارشاد یہی فرمایا
منصفی شرط ہے پہر تونے یہہ کس منہ سے کہا قادیانی نے نیا فتنہ کیا ہے برپا
میں مسیحا ہوں وہ کہتا ہے مسیحا کیا ہے۔

ہے ہمیں مخبر صادق نے خبردار کیا یعنے عیسا ہے امام ایک اسی امت کا
پہر یہہ کسواسطے کہتا ہے تو ای یاوہ سرا یکقلم زندگی و رفع و نزول عیسا
سب کا منکر ہے اس آفت کا ٹہکانا کیا ہے

ذکر دجّال لعیں واقعۂ قحط و بلا حالت زلزلۂ ارض و نشانات سما
کینہ و بغض و نفاق حضرات علماء حار و ہنگام و علامات نزول عیسا
سب احادیث میں ہر قوم میں چہوٹا کیا ہے

سہسوانی کی ذرا یاوہ سرائی تو سنو اُسکا دعوے ہے کہ زندہ ہیں مسیح خوشخو
اور کہتا ہے کہ اُترینگے وہی اے لوگو! کوئی انصاف سے دیکھے اگر اس نامہ کو
ابہی کہل جائے وہ سچا ہے کہ جہوٹا کیا ہے

مرحبا صل علی صل علی صل علے حضرت عیسی موعود ہوئے جلوہ نما
ہائے بیدین سمجھتے ہیں اُنہیں یاوہ سرا نفخ میں صور کے یارب ہے تامل کیسا
اب قیامت کے بپا ہونے میں وقفا کیا ہے

لوگ کہتے ہیں کہ کافر ہے یہہ بلا شبہہ و شک حضرت مہدی کی ہو رہی کرتے ہیں ہتک
کیا عجب ہے جو کہیں سنکے اسے حور و ملک ٹوٹ پڑتا نہیں کسواسطے یارب یہہ فلک
کیوں زمیں شق نہیں ہوتی یہہ تماشا کیا ہے

مہدی و عیسے موعود نمودار ہوئے مرحبا دین کی تائید میں کیا کام کئے
حیف اُس شخص کی حالت پہ جو پہر بہی یہہ کہے کسلئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوئے
دیر عیسے کے اُترنے میں خدایا کیا ہے

پہلے دو چار کو مہدی نے بنایا بسمل پہر کیا تیغ براہیں سے جہاں کو گہایل
اب تو حساد بہی کہنے لگے ہو ہو کے خجل کی ہے کیا جلد ترقی یہ ترقی حاصل
واہ اے ہمت عالی ترا کہنا کیا ہے؟

شک نہیں اسمیں وہ ہے ملہم باصدق و صفا مہدی و عیسے موعود بہی بفضل خدا
تو مگر حشر میں اس کہنے کا پائیگا مزا پہلے مُلّا تہا - پہر الہامی بنا - پہر عیسا
قابل دید تماشا ہے یہہ مرزا کیا ہے؟

ہر طرح ہوگیا یہہ مسئلہ ثابت بدلیل کہ یہی عیسے امت ہیں با وصاف جمیل
پہر خدا جانے یہہ کس برتے پہ کہتا ہے شکیل نہ سمجھہ بیٹھنا اس کو کہیں عیسی کا مثیل
دیکہو قرآن و احادیث کا منشا کیا ہے؟

قول مہدی جسے سمجہا ہے تو ای شوخ قبیح وہ تو انجیل کے اک قول کی ہے نقل صحیح
تونے پہر کسلیے باندہا ہے یہہ بہتان صریح صاف کہتا ہے کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کی پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

مہدی پاک کی موجود ہے تصنیف فصیح دیکہہ لیگا جو کوئی شخص اسے بالتصریح
تیرے اُس کذب کو کیا خاک وہ سمجہیگا صحیح صاف کہتا ہے کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کو پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

حی و قیوم مسیحا کو سمجہتا ہے تو آہ! اور کہتا ہے ہوئے حوب رسول ذیجاہ
کیوں نہ اس قول سے مومن کو ہو رنج جانکاہ کی ہے وہ ہرزہ درائی کہ عیاذ باللہ

[illegible] ہوا دل [illegible] کیا ہے .

شیخ جی! اب تو خدا کے لئے [illegible] ذرا — دیکہہ لو ضد کا تمہاری یہہ نتیجہ نکلا
یعنے کہنے لگے عیسائی بہی با استہزا — ہوا قرآن سے اثبات حیاتِ عیسا
یہہ کرامت ہے کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

زندہ اب حضرت عیسا کو سمجہنا کوئی — یاد رکہنا لستے سب راہ یہی ہے سیدہی
لاکہہ بہکائے تمہیں مولوی بطالی — مومنو! ابلہ فریبی میں نہ آنا اُس کی
ایک ہی فتنہ ہے تم نے اُسے سمجہا کیا ہے؟

آجکل فکر میں دجال لعیں ہے براں — چاہئیے پیروی مہدی باعزت وشان
اور پہر یہہ بہی رہے صبح ومسا وردِ زباں — یارب! اس دور پرآشوب میں قایم کہیاں
تو ہی رکہیے تو رہے ورنہ بہروسا کیا ہے.

مہدئ پاک سے جلتا ہے کوئی نابکار — اور کرتا ہے کوئی کفر کے فتوے تیار
سارے عالم میں تہلکہ ہے خدائے غفار — راتدن فتنوں کی بارش کیطرح ہی بوچہار
گر نہو تیری صیانت تو ٹہکانا کیا ہے؟

مہدئ پاک پہ ہو فضل خدائے بیچوں — وہ مضامین لکہے جن پہ ہوا دل مفتوں
کیوں نہ سیراب ہوں اب تشنہ لبان محزوں — موجزن اسمیں ہیں حقیقت حق کے مضموں
یہہ رسالہ ہے خدا جانے کہ دریا کیا ہے.

واہ کیا خوب مضامین پسندیدہ لکہے — طالب صدق جنہیں دیکہکے مسرور ہوئے
ستہسوانی بہی لسے دیکہکے انصاف کرے — رہنما ہے یہہ کتاب اہل سعادت کیلئے
جو ازل کے ہیں شقی تذکرہ اُن کا کیا ہے

راستی سے جنہیں نفرت ہی ہوئے وہ مخذول — کینہ وبغض وعداوت نے کیا اُنکو زبوں
اُن کے سینوں میں ہوا اُن کی تمناؤں کا خوں — کٹ گئے دشمن دیں دیکہکے اسکے مضموں
سیف مسلول کہوں اسکو تو بیجا کیا ہے.

ہوگیا دشمن مختار زمانہ یارب! — تو اسے دامن رحمت میں چہپانا یارب!
روز بد بہر محمدؐ نہ دکہانا یارب! — آخری وقت کے فتنوں سے بچانا یارب!
ہے یہی دل کی مراد اور تمنا کیا ہے

وصیت الحق

ذیل میں ہم حضرت اقدس امام حجۃ الاسلام جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وہ گرامی قدر وصایا درج کرتے ہیں جو راز حقیقت کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپنے شایع فرمائے ہیں - جسکا ایک حصہ ہم گذشتہ نمبر میں درج کر چکے ہیں - وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

[illegible] آں فرومایہ شاد — کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

[illegible] لئے خصوصاً یہہ اشتہار شایع کرتا ہوں کہ وہ اُس اشتہار کے نتیجے کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ - اور اُسکے دو رفیقوں کی نسبت شایع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی.

اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوے پر پنجہ مارکر یادہ گوئی کے مقابلہ پر یادہ گوئی نکریں - اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں ندیں - وہ بہت کچھ ٹہٹہا اور ہنسی سنینگے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں - مگر چاہئیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیکبختی کے ساتہہ خدا تعالے کے فیصلہ کی طرف نظر رکہیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالے کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوے اور صبر کو ہاتہہ سے ندیں - اب اُس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی - اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اُس کی بدی کا بہی مواخذہ ہے - مگر اُس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کہڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے - اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالے کی عدالت کی توہین سے ڈرو - اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوے اختیار کرو - اور خدا تعالے سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرما دے - بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اُسکے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نکرو - کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے - اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچہہ بحث ومباحثہ بہی نکرو کہ بسا اوقات بحث ومباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں ضرور ہے کہ نیک عملی اور راستبازی اور تقوے میں آگے قدم رکہو کہ خدا اُن کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضایع نہیں کرتا - دیکہو حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تہے تقوے کی برکت سے فرعون پر کیسے فتحیاب ہوئے - فرعون چاہتا تہا کہ اُن کو ہلاک کرے - لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکہوں کے آگے خدا تعالیٰ نے فرعون کو معہ اُسکے تمام لشکر کے ہلاک کیا - پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بدبخت یہودیوں نے یہہ چاہا کہ اُن کو ہلاک کریں - اور نہ صرف ہلاک - بلکہ اُن کی پاک روح پر صلیبی موت سے لعنت کا داغ لگا دیں - کیونکہ توریت میں لکہا تہا کہ جو شخص لکڑی پر یعنے صلیب پر مارا جائے وہ لعنتی ہے - یعنے اُسکا دل پلید اور ناپاک اور خدا کے قرب سے دور جا پڑتا ہے - اور راندۂ درگاہ الٰہی اور شیطان کی مانند ہو جاتا ہے - اسلئے لعین شیطان کا نام ہے - اور یہہ نہایت بدمنصوبہ تہا کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت سوچا گیا تہا - تا اس سے وہ نالایق قوم یہہ نتیجہ نکالے کہ یہہ شخص پاکدل اور سچا نبی اور خدا کا پیارا نہیں ہے - بلکہ نعوذ باللہ لعنتی ہے جسکا دل پاک نہیں ہے - اور جیسا کہ مفہوم لعنت کا ہے وہ خدا سے بجان ودل بیزار اور اللہ اُس سے بیزار ہے لیکن خدائے قادر وقیوم نے حضرت [illegible] یہودیوں کو اس ارادہ سے ناکام اور نامراد رکہا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اُس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکہکر تمام دشمن یہودیوں کو اُسکے سامنے ہلاک کیا - ہاں خدا تعالے کی اُس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گذرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہہ سے ہجرت نہ کی ہو - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بہی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی - اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تہے - خدا تعالے کا پیغام پہنچا کر آخر کار خاک کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا - اور سرینگر خانیار کے محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے - آپ کی قبر بہت مشہور ہے یزار ویتبرک بہ - ایسا ہی خدا تعالے نے ہمارے سید ومولی نبی آخر الزمان کو جو سید المتقین تہے

انواع اقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوائل میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح داغ ہجرت آپ کے بھی نصیب ہوا۔ مگر وہی ہجرت فتح اور نصرت کی مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔

سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اُسکے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اسطرح آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولانبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اُن دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا۔ اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے۔ تو پھر کیا چیز تھی جسنے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اُسپر قدم مارو!! اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کریگا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اُس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھکر کہو۔ تم اُسکی جماعت ہو۔ جن کو اُسنے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اُسکے لب جھوٹھ سے۔ اور اُس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائیگا۔

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو۔ اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو۔ مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تمسے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اُس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اُسکی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ اور اُسکے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اُسکے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھلو۔ کرامت کیا چیز ہے؟ اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے۔

تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں۔ اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو اُن بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کیجاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کیئے جاتے اور اُن کو بُرا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی اُنکا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپکو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ اُن کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے۔ تب یکدفعہ اُن کا دل دُکھتا اور اُنکا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کیساتھ گرتے ہیں۔ اور اُن کی دردمندانہ دُعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے۔ اور جسطرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

مجھے افسوس سے اسجگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغگوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرات سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی۔ اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے لکھا گیا تھا۔ یہ لوگ خاموش رہتے۔ کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ ہے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک اسبات کی میعاد مقرر ہوگئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اُس کو ذلیل اور رسوا کریگا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے قایم کیا تھا۔ اور چاہیئے تھا کہ یہ لوگ اس اشتہار کے شایع ہونے کے بعد چپ ہو جاتے اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالیٰ کے فیصلہ کا انتظار کرتے مگر افسوس کہ اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اُسکا خاصہ ہے۔ اور سراسر جھوٹھ سے کام لیا۔ وہ اس اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنے اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بھی بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اصل تو یہ ہے کہ جب انسان کا دل بخل اور عناد سے سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ اور سُنتے ہوئے نہیں سنتا۔ اُسکے دل پر خدا کی مُہر لگجاتی ہے۔ اُس کے کانوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ یہ بات ابتک کس پر پوشیدہ ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی شرطی تھی۔ اور خدا کے الہام نے ظاہر کیا تھا کہ وہ رجوع الی الحق کی حالت میں مرنے سے بچ جائیگا۔ اور پھر آتھم نے اپنے افعال سے اپنے اقوال سے اپنی سراسیمگی سے۔ اپنے خوف سے۔ اپنے قسم نہ کھانے سے۔ اپنے نالش نہ کرنے سے ثابت کر دیا کہ ایام پیشگوئی میں اُسکا دل عیسائی مذہب پر قایم نرہا۔ اور اسلام کی عظمت اُسکے دل میں بیٹھ گئی۔ اور یہ کچھ بعید نہ تھا۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی اولاد تھا۔ اور اسلام سے بعض اغراض کی وجہ سے مرتد ہوا تھا۔ اسلامی چاشنی رکھتا تھا۔ اسیوجہ سے اُس کو پورے طور پر عیسائیوں کے عقیدہ سے اتفاق بھی نہیں تھا۔ اور میری نسبت وہ ابتدا سے نیک ظن رکھتا تھا۔ لہٰذا اُس کا اسلامی پیشگوئی سے ڈرنا قرین قیاس تھا۔ پھر جبکہ اُسنے قسم کھا کر اپنی عیسائیت ثابت نہ کی اور نہ نالش کی۔ اور چور کیطرح ڈرتا رہا۔ اور عیسائیوں کی سخت تحریک سے بھی وہ اُن کاموں کے لئے آمادہ نہوا تو کیا اُسکی یہ حرکات ایسی نہ تھیں کہ اس سے یہ نتیجہ نکلے کہ وہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے ضرور ڈرتا رہا۔ غافل زندگی کے لوگ تو نجومیوں کی پیشگوئیوں سے بھی ڈر جاتے ہیں۔ چہ جائیکہ ایسی پیشگوئی جو بڑے شدّ و مد سے کی گئی تھی جسکے سننے سے اُسیوقت اُسکا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ جس کے ساتھ درصورت نہ پورے ہونے کے میں نے اپنے سزایاب ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اسکا رعب ایسے دلوں پر

خود بھی سچائی سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکر نہ ہوتا۔ پھر جبکہ یہہ بات صرف قیاسی نہ رہی بلکہ خود آتھم نے اپنے خوف اور اسکی اور دہشت زدہ ہونے کی حالت سے جس کو صدہا لوگوں نے دیکھا۔ اپنی اندرونی بیقراری اور اعتقادی حالت کے تغیر کو ظاہر کر دیا۔ اور پھر بعد میعاد قسم نہ کہانے اور نالش نکرنے سے اوس تغیر کی حالت کو اور بھی یقین تک پہنچایا۔ اور پھر الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے چھ ماہ کے اندر مر بھی گیا۔ تو کیا یہہ تمام واقعات ایک منصف اور خداترس کے دل کو اس یقین سے نہیں بھرتے کہ وہ پیشگوئی کی میعاد کے اندر الہامی شرط سے فائدہ اٹھا کر زندہ رہا۔ اور پھر الہام الٰہی کی خبر کے موافق اخفائے شہادت کی وجہ سے مر گیا۔ اب دیکھو تلاش کرو کہ آتھم کہاں ہے؟ کیا وہ زندہ ہے؟ کیا یہہ سچ نہیں کہ وہ کئی برس سے مر چکا۔ مگر جس شخص کے ساتھ اسنے ڈاکٹر کلارک کی کوٹھی پر مقام امرتسر مقابلہ کیا تھا۔ وہ تو ابتک زندہ موجود ہے جواب یہہ مضمون لکھ رہا ہے۔

اے حیا و شرم سے دور رہنے والو! ذرا اسبات کو تو سوچو کہ وہ شہادت کے اخفا کے بعد کیوں جلد مر گیا؟ میں نے تو اسکی زندگی میں یہہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو میں پہلے مرونگا۔ ورنہ میں آتھم کی موت کو دیکھونگا۔ سو اگر شرم ہے تو آتھم کو ڈھونڈھ کر لاؤ کہ کہاں ہے۔ وہ میری عمر کے قریب قریب تھا۔ اور عرصہ تیس برس سے مجھسے واقفیت رکھتا تھا۔ اگر خدا چاہتا تو وہ ۳۰ برس تک اور زندہ رہ سکتا تھا۔ پس یہہ کیا باعث ہوا کہ وہ انہیں دنوں میں جبکہ اسنے عیسائیوں کی دلجوئی کے لئے الہامی پیشگوئی کی سچائی اور اپنے دلی رجوع کو چھپایا۔ خدا کے الہام کے موافق فوت ہو گیا۔ خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پاکر پھر اسکا انکار کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہہ انکار جو اکثر عیسائیوں اور بعض شریر مسلمانوں نے کیا۔ خدا تعالےٰ کی نظر میں ظلم صریح تھا۔ اس لئے اسنے ایک دوسری عظیم الشان پیشگوئی کے پورا کرنے سے یعنے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی سے منکروں کو ذلیل اور رسوا کر دیا۔ یہہ پیشگوئی اس مرتبہ پر فوق العادت تھی۔ کہ اسمیں قبل از وقت یعنے پانچ برس پہلے تبلایا گیا تھا کہ لیکھرام کس دن اور کس قسم کی موت سے مریگا۔ لیکن افسوس کہ بخیل لوگوں نے جن کو مرنا یاد نہیں۔ اس پیشگوئی کو بھی قبول نکیا۔ اور خدا نے بہت سے نشان ظاہر کئے۔ یہہ سب سے انکار کرتے ہیں اب یہہ اشتہار ۱۲ر نومبر ۱۸۹۸ء آخری فیصلہ ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں۔ کذابوں۔ دجالوں کی مدد نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ کا یہہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہہ معاملہ آسمان پر ہے۔ زمین پر چلانے سے کچھہ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اسکے سامنے ہیں۔ اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے؟

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔ (۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء)

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد

از قادیان

مضرات شرابخوری

داناؤں نے ہر ایک زمانہ میں مانا اور ظاہر کیا ہے کہ کل مسکرات آدمی کی اندرونی بیرونی حالت اور طاقت کے لیئے ایسی مضر ہیں کہ اُن کے برابر ضرر دینے والی اور چیز نہیں ہے۔

مسکرات میں سے خصوصاً شراب نہایت ہی نقصان دینے والی ہے صحت کو لگاڑتی ہے۔ روپیہ کو بیجا اور بے محل صرف کراتی ہے۔ ہزارہا قسم کی برائیوں کا مرتکب کراکے آخرکار مفلس۔ نادار اور بےعزت و حقیر بنا دیتی ہے اور کسی کام کا نہیں چھوڑتی۔ دانایان مغرب بھی باوجودیکہ اُن کے ممالک میں اسنے زیادہ رواج پایا ہوا ہے۔ اسکی مضرت اور بدی کے قائل ہیں۔ چیف جسٹس کا قول ہے "مسکرات میں شراب سارے گناہوں کی سردار ہے" ایک اور صاحب فرماتے ہیں "شراب سب گناہوں کی جڑ ہے"

مذہب جس نے بنی آدم کو سیدھا کرنے میں کل اکتسابی اور قدرتی اسباب سے بڑھ کر زور دکھایا ہے۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ اور گروہ میں ظہور پکڑ کر اس ناپاک چیز کی ناپاکی اور مضرت بیان کرتا ہے۔

حضرات انبیاء نے کہولکر اسکے نقصانوں اور برائیوں کا اظہار فرمایا ہے۔ یہانتک کہ اسکے لئے اُمُّ الْخَبَائِث کا قبیح لقب تجویز فرما دیا۔ وقت کے حکماء اور اطباء نے بھی بنی نوع کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے اس نابکار کا مضر صحت ہونا دلایل کے ساتھہ ثابت کیا ہے۔ اور اس مضمون پر مستقل تصنیفیں لکھی ہیں۔

ادنےٰ ثبوت اس کی برائی کا یہہ ہے کہ کسی شخص کے کیرکٹر میں اگر شرابخوری کے عیب کا اشارہ بھی ہو جاتا ہے تو اسکا وقر اور اعتبار مجلسوں میں نہیں رہتا۔ اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ اور قریب بعید بنجاتے ہیں۔ والدین اور اولاد سے زیادہ ہمدرد۔ زیادہ غمخوار۔ اور زیادہ خیر اندیش کوئی اور نہیں ہوتا۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کی نسبت شرابخوری کی جھوٹی یا سچی شہرت ہو جاتی ہے تو اُسکے والدین اُس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جابجا شکایت کرنے لگجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا نالایق نکلا۔ دین دنیا کا نہیں رہا۔ اُسکی اولاد پکار پکار کر کہنے لگجاتی ہے کہ ہمارا باپ مال و دولت کلالوں کو دے رہا ہے وہ ہمارے لئے کچھہ نہیں چھوڑیگا۔ اور دیکھو کہ اُسنے ہماری جدی جائداد شرابخوری میں کھو دی ہے۔

ملازمت پیشہ گروہ میں اگر کوئی شرابخور ہوتا ہے۔ تو جس صیغہ یا محکمہ میں اُسکا تعلق ہوتا ہے۔ اُسکے افسروں کی نظروں میں حقیر۔ ذلیل۔ اور بے اعتبار۔ ماتحتوں میں بے رعب اور خوار ہو جاتا ہے۔

خصوصاً جن لوگوں کا تعلق دیہی ملازمت سے ہے چونکہ زمینداروں کی کہلی اور آزاد زندگی میں اُن کا دخل ہوتا ہے۔ وقت بے وقت اُن کی آبادیوں میں آنا جانا رہتا ہے زمیندار اُس کی جھوٹی یا سچی شہرت کے سبب اُس سے اپنی عزت و آبرو کی نگاہ رکھنے میں غیر معمولی اور احتیاط عمل میں لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اس سبب سے اُن غریبوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے

اگرچہ شرابخوری کی مضرت انسانی قوتوں پر ہر ایک فرد بشر کی ذات کے لئے۔ اُس کی صحت کے لئے۔ اور قوت دماغیہ کے لئے۔ تو سب میں یکساں ہے۔ لیکن ملازمان دیہی۔ اور اُن کے افسروں یعنے پٹواریوں اور قانونگویوں میں اگر کسی کو یہہ عادت ہو جاوے تو اُس کا زہر اور ضرر

پیدا ہوتا ہے - ایک تو خاص سٹرانجد کی صحت اور عزت کی کمی یا بعض موقع پر بالکل زوال - دوم غریب زمینداروں کو غیر معمولی اور ناواجب تکلیف - اول تو غریب لوگ شکایت ہی بہت کم کرتے ہیں - لیکن چونکہ بات تو لنے بات نکلتی ہے - اور بات سے ہی بات شہرت پاتی ہے - پٹواریوں اور قانون گویوں کو ہمیشہ اپنا رویّہ اور طریق اور چال چلن سید ھا رکھنا خود اُن کے لئے بھی بہ نسبت اور عہدہ داروں کے زیادہ ضروری ہے - وہ دن رات خدا کی غریب مخلوق - اور قیصر ہند کی بے بس کسان رعیّت میں رہتے ہیں - اگر غیرت انسانی اور حیا و شرم کے سبب سے بیچارے کو غیر معمولی تکلیف ہو تو مارے خوف کے اُف نہیں کر سکتے دم بخود ہو کر تکلیف اُٹھائے جاتے ہیں کہ مبادا اُسسے بہ وہ ناراض ہوں اور اس سے زیادہ مضرت پہنچا دیویں -

(پٹوار گزٹ فیروزپور)

نرمی اور ملاطفت

نرمی اور ملاطفت خواص انسانی میں ایک قابل تعریف اور لائق عمل وصف ہے -

نرمی کرنے والا اور ملاطفت سے پیش آنے والا شخص سمجھداروں اور بے سمجھ ہر قسم کے آدمیوں میں عزت پاتا ہے - اوروں کے دل خوش کرتا ہے - آپ کامیاب اور معزز رہتا ہے - طبقات انسانی میں ہر طبقہ کے داناؤں نے ہر ملک ہر قوم و ملت میں لطیف سے لطیف مثالوں میں نرمی اور ملاطفت سے برتاؤ کرنے کی بیش قیمت نصیحتیں ابنائے جنس کے لئے مہیا کی ہیں - جلدوں کی جلدیں دفتروں کے دفتر چھوڑ گئے ہیں - اور دن رات کے جیتے ہوئے واقعات ہر وقت اُن کے ثبوت کی نئی سے نئی دلیلیں پیدا کر رہے ہیں - آنکھیں ہوں تو دیکھیں -

قدرت نے دنیا کے قیام کا خوشنما زنجیر مضبوط اور نہ ٹوٹنے والی کڑیوں سے تیار کیا ہے - جن کے جوڑوں پر نرمی کے مستحکم پیوند ہیں - ہر ایک کڑی تیز آگ کا سخت تاؤ سہہ کر اپنے پیوند کی جگہ نرم کر لے تو جوڑ میل کے لائق بنکر زنجیر کی اور کڑیوں میں سے ایک کڑی بنتی ہے - نہ صرف وہ خود کڑیوں کی لڑی میں شمار ہوتی ہے - بلکہ اُس کی زنجیر بننے کو بھی پورا کرتی ہے -

آدم کی اولاد مثال میں اُس زنجیر کی کڑیاں ہیں ہر ایک کڑی تاؤ کی سختی سہکر نرم ہو کر زنجیر میں شامل ہوتی ہے - پس جسمیں نرمی نہیں وہ انسانی سلسلہ میں آنے کے لایق نہیں - اسی ناقابلیت پر بس نہیں - وہ طبعی اور قدرتی سخت گیر قانون کی خلاف ورزی کا بھی مرتکب ہے - اُسنے قدرت کی زنجیر کے پورا ہونے میں مزاحمت کی - اسلئے قدرت کا زبردست حاکم اُسپر اپنا اختیار نافذ کرکے خود نرم کرتا ہے - لیکن ہتوڑی تی ندامت کا نہ مٹنے والا داغ اُسکے وجود سے وہ بھی نہیں مٹا سکتا

لکھے پڑھے آدمیوں میں علی العموم بہ نسبت اَن پڑھوں کے نرمی اضافتہً زیادہ ہوتی ہے - بہ نسبت اَن پڑھ لوگوں کے پڑھے لکھے لوگوں کا علی خواص انسانی کا برتاؤ اضافتاً ہی زیادہ لازم ہے خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ زیادہ وقت اُن کا اَن پڑھوں میں گذرے - اور زندگی کاٹنے کے دھندوں میں اُنہیں سے پالا پڑتا ہو -

معاملات میں اَن پڑھ آدمی کو باتیں کرنی پڑتی ہیں - مگر وہ باتوں کی سختی نرمی میں تمیز نہیں کر سکتا اُن کے سخت اور نرم اثر کو وزن کرنا نہیں جانتا - اسلئے اُن کا انداز سنبھالنے سے قاصر ہے - اگر پڑھا لکھا آدمی بھی ویسا ہی ہو جاوے تو پھر کیا؟

وہی بات بجا ہے کہ ؎

اگر از ہر دو جانب جاہلاں اند
اگر زنجیر باشد بگسلانند

پس لکھے پڑھے لوگوں کو ایسی حالتیں زیادہ بُردبار زیادہ متحمل اور زیادہ نرم ہونا چاہئیے -

(پٹوار گزٹ فیروزپور)

اسلامی دُنیا

قسطنطنیہ کے سلطانی مکتب طبیہ کی اصلاح اور ترقی کی تدبیر بتانے کے لئے پچھلے دنوں جرمنی کا جو ایک مشہور پروفیسر بلایا گیا تھا - اُسنے مفصل رپورٹ بارگاہ سلطانی میں پیش کردی ہے - اگر ان تدابیر پر عمل کیا گیا تو قسطنطنیہ کا میڈیکل کالج دنیا کے کسی طبی کالج سے کم نہیں رہجائیگا -

قسطنطنیہ کے مذہبی مدارس کے طلبا حسب معمول شعبان رمضان اور شوال کے مہینوں میں مفصلات میں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے سلطان المعظم کی جیب خاص کے صرف سے مختلف صوبجات کو روانہ ہو گئے ہیں -

بغداد کے راستہ کی خانہ بدوش عربوں کی یورشوں سے مزید حفاظت کے لئے وادئ فرات میں متعدد جدید فوجی چوکیاں قایم کئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے

ایشیائے کوچک کے قصبہ بارطین میں نومبر کے تیسرے ہفتہ میں تین جوامع اور مدارس - چار تجارتی گوداموں - چھ سرائیں - بارہ ہوٹلیں - تیس قہوہ خانے اور قمار خانے اور ۳۳۰ دوکانیں جل گئیں - اسی ہفتے ایشیائے کوچک کے قصبہ بلیکسر میں جو پچھلے برس متواتر زلزلوں سے تقریباً منہدم ہو گیا تھا - باقیماندہ مکان آگ سے جل گئے - ۱۶۰ مکان اور ۱۰ دوکانیں خاکستر ہوئیں جس سے تخمیناً ۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا - آگ پہلے ایک عیسائی کی دوکان سے شروع ہوئی - مسلمانوں کے صرف دس مکان تھے - باقی عیسائیوں کے تھے - دیگر کئی شہروں میں بھی آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا ہے -

ٹائمز بیروت میونسپلٹی کے متعلق یہ مضحکہ خیز خبر شایع کرتا ہے کہ گذشتہ سال آئندہ (۱۹۰۹ء) کی بھی تمام آمدنی اور مواجب قیصر کے استقبال کی تیاریوں میں صرف کردئیے چنانچہ اب اُسے اخراجات متداولہ کے لئے اُس سے اگلے سال یعنے ۱۹۱۰ء کے ٹیکس باشندوں سے وصول کرنے پڑینگے مگر یہ نہیں بتایا کہ چونگی کا محصول جس کی آمدنی عموماً دیگر سب محاصل سے زیادہ ہوتی ہے کسطرح پہلے سے وصول کر لیا گیا ہے؟ اگر ٹائمز یہ عقدہ کشائی کردیتا تو ہندوستان کے اکثر ممتاز ترین شہروں کی میونسپلٹیاں اُس کی نہایت مشکور ہوتیں - ٹائمز کے اس قابل شرم اتہام کے مقابلہ پر ناظرین یہ سنکر غالباً متعجب اور مسرور ہونگے کہ اسی شہر میں جس کی میونسپلٹی کو ایسے افلاس زدہ بتایا گیا ہے عنقریب ایک صنعتی مدرسہ بڑے پیمانے پر قایم کیا جانے والا ہے - ویسا مدرسہ نہیں جیسا کہ لاہور میں آرٹس سکول کے نام سے مشہور ہے بلکہ ایسا مدرسہ جس میں صنعت و حرفت کی تمام مشہور اور ضروری اقسام کی کامل العیار تعلیم دیجاویگی - اور یہ ظاہر ہے کہ اس مدرسہ کے خرچ کا بہت سا حصہ یہی میونسپلٹی دیگی -

عبداللہ تعالیفی کی نسبت عام افواہ یہی ہے کہ وہ

دوفان کے علاقہ میں مقیم ہے۔ مصری اخبارات کا بیان ہے کہ اگر گسنے سردار کچنر کی واپسی تک اطاعت قبول نہ کی یا پکڑا نہ گیا تو سردار خرطوم پہنچکر اُسکی گرفتاری کے لئے فوج روانہ کرینگے۔

برازیل میں شام سے کثیر عیسائی اور مسلمان کسب معاش کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اُن کی مدت سے آرزو تھی کہ سلطان المعظم اپنی رعیت کے حقوق کی نگہداشت کے لئے وہاں ترکی قونصل مقرر فرمائیں۔ یہہ درخواست منظور ہوگئی ہے اور ایک عیسائی شامی برازیل کے دارالخلافہ راؤڈی جنیرو میں اگست گذشتہ سے قونصل مقرر کیا گیا ہے۔ جسے کل معزز شامیوں نے جلسہ دعوت میں مدعو کیا۔ اور اُس موقع پر مہمان اور میزبانوں نے جلالتمآب سلطان المعظم کے حسن اخلاق اور نوازشات کا ذکر جمیل کرکے اُن کی صحت کا جام نوش کیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں بھی شامی کئی ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان شامیوں کی تعلیم و تربیت اور شائستگی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ گو کل براعظم امریکہ میں شامی آبادکاروں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے متجاوز نہیں مگر اُن کے دو اخبار روزانہ اور چار پانچ ہفتہ وار چھپتے ہیں۔ شامیوں کی مادری زبان عربی ہے۔ اور یہہ کل اخبار عربی زبان میں ٹائپ کے حروف میں چھپتے ہیں۔ ایک روزانہ موسومہ الہدیٰ برازیل کے قصبہ سانپالو سے اور دوسرا روزانہ اخبار الکوکب نیویارک سے شایع ہوتا ہے اسکے مقابلہ پر حالانکہ امریکہ اور اُسکے جزایر میں کم از کم پچاس ساٹھہ ہزار ہندوستانی آباد ہیں۔ مگر اُن کا ایک بھی اخبار اُردو یا بنگالی یا کسی اور ہندی زبان میں شایع نہیں ہوتا۔ اس سے دونوں کی شائستگی اور تمدن کی نسبتی حالت معلوم ہوسکتی ہے۔

موصلی زادہ جمال بک نے ایشیائے کوچک کے ایک ضلع کر جنگلی اشجار زیتون کو پیوند لگانے اور روغن زیت نکالنے کیلئے کارخانے کھولنے کا امتیاز ملنے کی درخواست کی ہے۔ ایشیائے کوچک کے اکثر جنگلوں میں بیشمار درخت زیتون کے موجود ہیں جنکو اگر پیوندی کر دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اُن کی پیداوار نہ فقط مضاعف ہی ہو جائیگی۔ بلکہ پہلے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہو جائیگی اور اسطرح سے ملک کی صنعت و پیداوار میں اضافہ ہونے کے ساتھہ ہی سرکاری محاصل میں بھی بیش بہا اضافہ ہوسکیگا۔ وزارت تجارت و جنگلات اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔؛

جریدہ رُوزگار لکھتا ہے "ہمنے سنا ہے کہ یہاں ہر جماعت اور ہر رتبہ کے لوگوں کی طرف سے سالگرہ مبارک حضور نظام کی جشن ہو رہے ہیں۔ شہر کے مولویوں اور واعظوں نے بھی ایک جلسہ کرنا چاہا ہے۔ خدا سچ کرے۔ اور اس جلسہ میں علماء کی طرف سے ایک اڈریس پیش ہوگا۔ اور خطبہ پڑھا جائیگا۔ یہہ جلسہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ خبر ہے کہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ میں یہہ جلسہ ہوگا۔ میدان میں سب خیمے اور شامیانے لگائے جائینگے سارے امراء اور اعیان دولت اسمیں مدعو ہونگے۔ شہر کے سارے مسلمان جمع ہونگے۔ اعلیحضرت حضور نظام جلوس کی سواری میں رونق افروز عیدگاہ ہونگے۔ جلوس میں سارے عرب رجز پڑھتے رہینگے۔ سارے جمعدار ہمراہ رکاب رہینگے۔ افواج باقاعدہ محلات شاہی سے عیدگاہ تک سرگونکی دورویہ صف کشیدہ رہینگی۔ جب اعلیحضرت عیدگاہ میں جلوہ افروز ہوکر اذن دینگے تو نماز پڑھائی جائیگی خطبہ خاص ہمارے ظل اللہ کا اس روز پڑھا جائیگا۔ خطبہ کے بعد سارے علماء کا سلام ہوگا۔ پھر امراء و اعزا کا سلام ہوگا۔ سنکے سب صف بستہ ایستادہ ہو جائینگے۔ شیخ الشیوخ اڈریس قرأت فرمائینگے۔ جسمیں توجہ خسروانہ کو صلاح امور شرعیہ مذہبی کیطرف معطوف و ملتفت کرایا جائیگا اور مسجدوں کی رونق اُن کے انتظام سے ہوئی ہے۔ اس شرع کی رونق بڑھائی جاوے۔ عدالت میں اگر مستدین۔ عدالگستر جج بصرف زرکثیر مقرر کئے گئے ہیں تو مساجد کے لئے بھی اعلےٰ درجہ کے عالم خطیب و امام مقرر ہوں۔ جو بعد نماز جمعہ وعظ بھی کیا کریں۔ مسلمانوں کو صوم و صلوۃ کا پابند کرائیں۔ امیر و غریب سب مساجد کو معمور رکھیں۔ میلوں اور عرسوں کی بجائے عیدگاہوں میں میلے جائیں۔ تاکہ حضرت ظل سبحانی بھی ان میلوں میں ضرور تشریف لایا کریں۔ اور لیہان کی مہابت معلوم ہو امیر و غریب کا اتفاق اور اخوت معلوم ہو۔ اسلامی برتری کا اظہار ہو۔ غرضکہ یہہ ہو تو ایک فال نیک ہے۔ اسلام کی ترقی کی نشانی ہے۔ سارے امراء اور اعزاء کو بھی ضرور لازم ہے کہ عیدگاہ کے میدان میں خیمہ استادہ کرنیکا بندوبست کریں۔ میدان صاف کرائیں۔ ایسا جلسہ خواب میں بھی کب نصیب ہوسکتا ہے۔ یہہ جلوس شاہانہ اور یہہ رونق اسلامیہ جس کے ملاحظہ کے لئے یقین ہے سارا شہر ٹوٹ پڑیگا۔ اور ہم کو گمان غالب ہے کہ سارے جلسے اس خورشید دار جلسہ کے روبرو ذرہ نما ہو جائینگے اور پھر نہ کوئی جلسہ نہ کوئی میلہ۔ نہ کوئی عرس فروغ دیگا۔ یہہ وہ اسلامی جلسہ ہے جسکے لئے ہزاروں مسلمانوں نے چشم براہ منتظر و نگراں رہ رہ کر اپنی عمریں ختم کیں مگر نہ نصیب ہوا۔ اس میلے کے مسلمانوں کا نصیبا جاگا ہے کہ اُن کو اس پُرشان و شوکت جلسے دیکھنے کا موقع ملیگا۔؛ مسلمانو! اٹھو!! چلو!!! اس میلے کو جاؤ! اسلام کی رونق بڑھاؤ!! حضرات علماء و مشائخین اٹھئے آپ کی آرزوؤں کے دن پورے ہونیوالے ہیں۔ خاموش نہ رہئیے اس میلہ کی رونق بڑھانے میں سعی فرمائیے۔ واہ کیا خوب میلہ ہے۔ ہم خرما و ہم ثواب کا حکم رکہتا ہے۔ کون ہے جو کہے کہ اسمیں فضول خرچی ہے؟ کون ہے جو کہے بے سود ہے؟ کون ہے جو اس میلہ کا دل سے طالب نہو۔ بازار گرم ہونیوالا ہے کوڑیوں کے مول آخرت کا سودا خرید کیجئے!!!"

اسی اخبار سے ہمیں یہہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اعلیحضرت نظام نے چونکہ تاریخ رونق افروزی مقرر نہیں فرمائی تہی۔ اسلئے وزیر اعظم کی طرف سے جشن سالگرہ کے متعلق جو تیاریاں ہو رہی ہیں وہ ملتوی کر دیگئی ہیں۔ خوشی اسلئے نہیں ہوئی کہ جلسہ ملتوی ہوگیا ہے۔ بلکہ اس بات کا کسی قدر افسوس بھی ہے کہ مدار المہام اپنے آقائے نامدار کو دعوت دینے کے فخر سے محروم رہے ہیں۔ مگر یہہ واقعی خوشی کا مقام ہے کہ ایک مسلمان کا کئی ہزار روپیہ فضول آتشبازیوں اور چراغاں وغیرہ پر خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی ایسے ہی یا اس سے بدتر فضول کام پر پھر ضایع نہ کیا جائے۔

موصل کے کاشتکاروں کو بابعالی کے حکم سے بغداد سے ۲ لاکھہ اوقیہ اور صوبجات دیاربکر اور معمورۃ العزیز سے چھہ لاکھہ اوقیہ گندم تخم ریزی کے لئے بھیجی گئی ہے یہہ غلہ اُن کو قرض دیا گیا ہے۔ اوقیہ وزن میں سوا سیر کے برابر ہوتا ہے۔؛

سلطان زنجبار نے نومبر کے آخری ہفتہ میں لاموں اور مومباسا کا دورہ کیا۔؛

معذرت

ہمارے اتفاقی سفر اور کاتب کی ناگہانی علالت نے الحکم کے اس نمبر کی اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوگئی ناظرین معاف فرماویں۔